رسائل من عُمر بن الخطّاب

رضي الله عنه

اردو ترجمہ

أدهم شرقاوي
"قس بن ساعدة"

maktabaurdusia.com

AREEHA
ہمارے پاس ہے ہر کتاب

امیر المؤمنین خلیفۃ المسلمین: ایک تعارف

واقعۂ فیل کے تیرہ سال بعد مکہ مکرمہ میں ایک عظیم شخصیت نے جنم لیا، جن کا نامِ نامی عمر ابن خطاب، کنیت ابو حفص اور لقب فاروق تھا، یہ سفید رنگت، سرخی مائل، لمبے قد و قامت کے ایک کڑیل جوان تھے جو علم الانساب شعر و ادب کے ماہر، منصبِ سفارت کے حامل اور بہادری و شجاعت کے پیکر تھے، جنہیں پہلوانی، گھڑ سواری اور گھڑ دوڑ میں دستگاہ حاصل تھی۔

آپ کے اسلام لانے پر آسمانوں میں فرشتوں نے خوشیاں منائی، تائید خداوندی حاصل ہوئی، اور مشرکین مایوس ہوئے، ان کے اسلام نے مسلمانوں کو عزت بخشی اور مصلین کے لیے کعبۃ اللہ کے دروازے کھلے، ان کی ہجرت نصرتِ اسلام کا پیش خیمہ تھی، آپ کو اس امت کا محدث ہونے کا شرف حاصل ہے، وہ بولتے بھی حق اور سوچتے بھی حق تھے، عہدِ صدیقی میں قرآن کو جمع کرنے کی تحریک آپ ہی نے چلائی۔

پھر خلافت آپ کے سپرد کی گئی، آپ ہی سب سے پہلے امیر المؤمنین کا لقب پانے والے تھے، احساسِ ذمہ داری اور جفا کشی بلا کی تھی، تب ہی تو حضرت علی نے آپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہی قوی اور امین شخص ہے، تواضع وانکساری دیکھیے کہ افتاء وقضاء کے معاملے میں اپنے چھوٹوں سے مشورہ لیا کرتے تھے۔

رعایا کی تربیت کا بھی خیال رکھتے تھے، ان کی خبر گیری اور خدمت میں حصہ لیتے تھے، نومولود بچوں کا سرکاری وظیفہ جاری کیا اور ذخیرہ اندوزی کی روک تھام فرمائی، مقدسات کے تحفظ اور امن وامان کے لیے بیت المقدس کا سفر فرمایا، بلا جنگ وجدال فتح عظیم سے شرف یاب ہوئے اور غیر مسلموں کے جان، مال اور عبادت گاہوں کے تحفظ کی یقین دہانی کرائی۔

بیت المال کے منظم نظام کی بنیاد رکھی، معلمین قرآن کی باقاعدہ تنخواہ کا اجراء فرمایا،

1

لَذَّةُ الإستغناء!

بے نیازی کی لذت!

حضرت عبداللہ ابن مبارک اور امام احمد کی کتاب الزہد میں ہے:

حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

المرءُ إذا يَئِسَ من شيءٍ استَغنَى عَنهُ!

بندہ جب کسی چیز سے ناامید ہو گیا وہ اس سے بے نیاز ہو گیا!

اے میرے دوست! کسی چیز سے بے نیاز ہونے کی لذت، اسے حاصل کر لینے کی لذت کے مانند ہوتی ہے!

پس یہ چیز سیکھ لیجیے کہ کب کوشش کو روک دینا ہے، کیونکہ مردار کو مارنا حرام ہے۔

اس زندگی میں ہر چیز کی تلافی ممکن ہے،

اور جس کی تلافی ممکن نہیں، اس کا بدل ممکن ہے،

اور جس کا بدل ممکن نہیں، اس سے بے نیاز ہونا ممکن ہے۔

کسی بند دروازے کی چوکھٹ پر زیادہ دیر کھڑے نہ رہو،

کیونکہ یہ ناگوار انتظار دراصل تمہاری عمر ہے۔

ذرا اُس محرومی کا تصور کرو کہ انسان ساری عمر اُس کا خواہش مند رہے جو اُس سے بے رغبت ہو!

2

مقتلُ المرءِ في قلبِه!

انسان کی ہلاکت اس کے دل میں ہے!

کتاب المجتبی لابن درید میں ہے،

کہ امیر المؤمنین حضرت عمر ابن الخطابؓ نے فرمایا:

إنَّ العبدَ لن یہلکَ حتّی یُؤثرَ شہوتَہ علی دینِہ!

بندہ اس وقت تک تباہ نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنی خواہشات کو اپنے دین پر فوقیت نہ دے!

maktabaqudusia.com

اے میرے دوست! انسان کی ہلاکت اور نجات اس کے دل میں ہے!

کیونکہ طاعت طاعت کو صدا دیتی ہے، اور معصیت معصیت کو ندا دیتی ہے،

یہ اس لیے کہ اطاعت دل میں پاکیزگی پیدا کرتی ہے، پھر وہ نئی عبادت کا طلبگار بنتا ہے،

اور معصیت دل میں میل پیدا کرتی ہے، پھر وہ نئی معصیت کا طلبگار بنتا ہے،

اسی لیے مؤمن کو اس کی معصیت بے چین رکھتی ہے، کیونکہ اس کا دل سفید کپڑے کے مانند ہوتا ہے اور سفید کپڑا معمولی داغ سے بھی متاثر ہوجاتا ہے۔

لیکن فاجر کو اس کی معصیت بے چین نہیں کرتی، کیونکہ اس کا دل میلے کپڑے کے مانند ہوتا ہے، ہزاروں داغوں کے درمیان ایک نئے داغ سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اے میرے دوست! گناہوں کا خطرہ صرف ان کے گناہ ہونے میں نہیں، بلکہ دل پر ان کے اثر ہونے میں بھی ہے!

3

لاتجعَلْ صدرَكَ ساحَةً لمعاركَ تافهةٍ!

اپنے سینے کو فضول معرکوں کا میدان نہ بناؤ!

کتاب المجتبی لابن درید میں ہے،

کہ امیر المؤمنین حضرت عمر ابن الخطاب ؓ نے فرمایا:

إِيَّاكم وضغائن محمُولة!

دل کی کدورت سے بچو!

اے میرے دوست! کینہ سے بھرا دل نہ خود اپنے مالک کو سکون دیتا ہے، اور نہ اس سے کوئی سکون پاتا ہے!

پس اپنے سینے کو فضول معرکوں کا میدان نہ بناؤ،

کیونکہ انسان کے لیے بدترین آزمائش یہ ہے کہ وہ حساب چکانے میں الجھا رہے۔

اور ہمیشہ یاد رکھو: دل رب کی نظر کا مقام ہے،

پس اپنے دل میں اللہ کو وہ چیز نہ دکھاؤ جو اسے ناپسند ہو!

maktabaquddusia.com

4

أُترُكِ الخفايا لربِ الخَفايا!

بھیدوں کو ان کے پروردگار کے سپرد کردو!

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب ؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

لو إطّلع النّاس على ما في قلوبِ بعضهم البعض،

لما تصافحوا إلّا بالسّيوف!

اگر لوگوں کو ایک دوسرے کے دلوں میں چھپی ہوئی باتوں کا علم ہو جائے،

تو وہ ایک دوسرے سے ہاتھ ملانے کے بجائے تلواروں سے مقابلہ کریں!

maktabaquddusia.com

اے میرے دوست! ضرورت سے زیادہ جاننے کی کوشش نہ کرو، لوگ تم پر جو ظاہر کریں، وہی تمہارے لیے کافی ہے!

کبھی کبھی زیادہ علم، زیادہ جہالت کی طرح، ہلاکت کا سبب بن جاتا ہے،

تم اسی کو کافی سمجھو جو لوگ تمہیں بتادیتے ہیں،

بھیدوں کو ان کے رب کے سپرد کردو،

نیک بنو، مگر سادہ لوح نہ بنو،

محتاط رہو، مگر وسوسوں میں مبتلا نہ ہو!

5

أقدارُ اللهِ كلُّها خيرٌ!

اللہ کی طرف سے تمام تقدیریں خیر ہی ہوتی ہیں!

کتاب الفرج بعد الشدۃ لابن ابی الدنیا میں ہے،

کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب ؓ نے فرمایا:

مَا أُبَالِي عَلَى أَيِّ حَالٍ أَصْبَحْتُ، عَلَى مَا أُحِبُّ أَوْ عَلَى مَا أَكْرَهُ،

لِأَنِّي لَا أَدْرِي الْخَيْرَ فِيمَا أُحِبُّ أَوْ فِيمَا أَكْرَهُ!

مجھے اس بات کی پروا نہیں کہ میں صبح کس حال میں کروں،

اس حال میں جو مجھے پسند ہو یا اس میں جو مجھے ناپسند ہو،

کیونکہ میں نہیں جانتا کہ بھلائی اس چیز میں ہے جسے میں پسند کرتا ہوں یا اس میں جسے میں ناپسند کرتا ہوں!

maktabaequlduslam.com

اے میرے دوست! کتنی ہی ظاہری برائیاں ہوتی ہیں جن کے باطن میں بہت سی خیر پوشیدہ ہوتی ہے۔

اگر وہ لڑکا زندہ رہتا تو اپنے والدین کو مشقت میں ڈال دیتا!

اگر مسکینوں کی کشتی میں سوراخ نہ کیا جاتا تو بادشاہ اسے چھین لیتا!

پس پاک ہے وہ ذات جو چھوٹی آزمائش دے کر بڑی مصیبت سے بچا لیتا ہے،

اور ہمیں دنیا کی کچھ چیزوں میں ناگواری دیتا ہے تاکہ آخرت میں ہمارے لیے بہت سی چیزیں سنوارے۔

اور کتنی ہی ظاہری بھلائیاں ایسی ہوتی ہیں جن کے باطن میں بہت سی برائیاں پوشیدہ ہوتی ہیں۔

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ قارون کو اس کے گھر سمیت زمین میں دھنسا دیا گیا؟!

6

الرَّفيقُ قبل الطَّريق!

سفر سے قبل رفیقِ سفر!

کتاب روضۃ العقلاء لابن حبان میں ہے
کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب ؓ نے فرمایا:
عَلَیْکَ بِإِخْوَانِ الصِّدْقِ فَکُنْ فِي أَکْنَافِهِمْ،
فَإِنَّهُمْ زِیْنَةٌ فِي الرَّخَاءِ وَ عُدَّةٌ فِي الْبَلَاءِ!
سچے دوستوں کو لازم پکڑو اور ان کے قریب رہو،
کیونکہ وہ خوش حالی میں زینت ہوتے ہیں اور مصیبت میں مددگار!

اے میرے دوست! امام شافعی کہا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ ہم میں سے بعض کو بعض کے لیے رحمت بنا کر بھیجتا ہے!
اور کبھی اللہ کی رحمت دوستوں کی صورت میں آتی ہے،
اگر تم پر ظلم ہو تو وہ تمہارے لیے لشکر بن جاتے ہیں،
اگر تم پر قرض آجائے تو وہ تمہارے لیے جیب بن جاتے ہیں،
اگر تم پر غم آپڑے تو وہ تمہارے مددگار بن جاتے ہیں!
انسان خواہ کتنی ہی بلندی پر پہنچ جائے، وہ نیک دوست سے مستغنی نہیں ہو سکتا،
کیا تم نے نہیں دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے دن راستے سے قبل رفیق سفر کو اختیار کیا تھا؟!

7

إنَما العِبرةُ في الخَلوات!

اصل اعتبار خلوتوں کا ہے!

کتاب شعب الایمان للبیہقی میں ہے

کہ امیر المؤمنین حضرت عمر ابن الخطاب ؓ نے فرمایا:

أوصيكم باللهِ، إذا بالله خلَوْتُم!

میں تمہیں اللہ کے بارے میں نصیحت کرتا ہوں، جب تم اللہ کے ساتھ تنہا ہو!

اے میرے دوست! اصل معیار تو خلوتیں ہیں، ظاہر میں تو ہم سب نیک ہوتے ہیں!

ایمان کی اصل کسوٹی وہ وقت ہے جب تم اللہ کے ساتھ اکیلے ہوتے ہو،

تم رسوائی سے محفوظ ہو لیکن پھر بھی اللہ کے پردے کو چاک نہ کرو،

لوگوں کی آنکھیں تم سے اوجھل ہوں تو اللہ کو سب دیکھنے والوں سے کم تر نہ سمجھو!

تم نیکی کرو اگرچہ تمہیں کوئی داد نہ ملے،

تم اپنی نظر میں بڑے رہو، اگرچہ لوگوں کی نگاہیں غائب ہوں!

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ کہا کرتے تھے:

تنہائی کے گناہ لغزشوں کی جڑ ہیں اور پوشیدہ عبادات استقامت کی بنیاد ہیں!

maktabahquddusia.com

8

ليستِ العُزُوبة من أمرِ الإسلامِ في شيءٍ!

تجرد (کنوارا رہنا) اسلام کا حصہ نہیں!

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے

کہ امیر المؤمنین حضرت عمر ابن الخطابؓ نے فرمایا:

إنّي لأَقشعرُ من الشّاب ليست له امرأة،

ولو أعلمُ أنّه ليس عيشي من الدّنيا إلّا ثلاثة أيام،

لأَحْبَبتُ أن أتزوَّج فيهم!

مجھے اس نوجوان کو دیکھ کر جھرجھری آتی ہے جس کی کوئی بیوی نہ ہو،

اور اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ دنیا میں میری زندگی کے صرف تین دن باقی ہیں،

تو بھی میں چاہوں گا کہ ان دنوں میں نکاح کرلوں!

اے میرے دوست! حضرت آدمؑ جنت میں ہو کر بھی تنہائی محسوس کرتے تھے!

پس اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے حضرت حوا کو پیدا کیا تاکہ وہ اُن کے لیے باعثِ اُنس ہوں!

جب جنت میں بھی بیوی کے بغیر اجنبیت محسوس ہو، تو دنیا کا کیا حال ہوگا؟

اُن نادان لوگوں کی بات چھوڑ دو جو نکاح کے ترک کی دعوت دیتے ہیں!

امام احمد ابن حنبل نے فرمایا:

تجرد اسلام کے معاملے میں کسی شمار میں نہیں،

جو تمہیں نکاح کے سوا کسی اور چیز کی دعوت دے، وہ تمہیں اسلام کے سوا کسی اور چیز کی دعوت دے رہا ہے!

maktabooqudusi.com

9

الزُّهدُ أن تكونَ الدُّنيا في يدِكَ لا في قلبِكَ!

زہد یہ ہے کہ دنیا تمہارے ہاتھ میں ہو، دل میں نہیں!

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے،

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب ؓ نے حضرت ابو موسیٰ کو لکھا:

إِنَّکَ لَنْ تَنَالَ الآخِرَةَ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنَ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا!

یقیناً تم آخرت کو کسی ایسی چیز کے ذریعے حاصل نہیں کر سکتے جو دنیا میں زھد سے زیادہ بہتر ہو!

maktabaqudusia.com

اے میرے دوست! دنیا میں زہد یہ نہیں کہ تم کنارہ کش ہو کر زندگی گزارو،

بلکہ زہد یہ ہے کہ دنیا تمہارے ہاتھ میں ہو، دل میں نہ ہو!

حضرت ابوبکر تاجر تھے، حضرت عثمان مالدار تھے،

حضرت حسان شاعر تھے،

اور انصار میں سے ہر ایک کے پاس زمینیں تھیں جنہیں وہ کاشت کرتے تھے،

حضرت عبدالرحمن بن عوف بازار گئے، خرید و فروخت کی اور مالدار ہو گئے!

صحابہ زاہد تھے کیونکہ انہوں نے دنیا کو آخرت کا زادِ راہ بنایا!

دنیا سے بے رغبتی اور کمزوری خود سپردگی کے درمیان بہت بڑا فرق ہے!